Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل

روزنامہ

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۳۵ | ۲۹ رجب ۱۴۰۱ھ ۲ احسان ۱۳۶۰ ہش ۳ جون ۱۹۸۱ء | نمبر ۱۲۵

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

جب ایک احمدی کوئی نماز چھوڑتا ہے اسی وقت وہ بیعت سے خارج ہو جاتا ہے

نماز چھوڑنے والے کو کبھی ایمان کی دولت نصیب نہ ہوگی

ارشاد باری تعالیٰ

مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ ۔ قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ (مدثر ۴۳-۴۴)

ترجمہ:- (دوزخیوں سے پوچھا جائے گا) تمہیں کونسی چیز جہنم کی طرف لے گئی وہ جواب دیں گے ہم نمازیں نہیں پڑھا کرتے تھے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِہِ الْعَبْدُ الصَّلٰوۃُ ۔ (کنز العمال)

ترجمہ:- بندہ سے سب سے پہلے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔

ارشاد سیدنا حضرت مصلح موعود

۱۔ "جس وقت کوئی شخص کسی نماز کو چھوڑتا ہے اسی وقت وہ احمدیت سے خارج ہو جاتا ہے۔"

(الفضل، جون ۱۹۴۲ء)

"جو شخص نماز چھوڑتا ہے میں اس کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کو کبھی بھی ایمان کی موت نصیب نہ ہوگی۔ موت سے پہلے ضرور کوئی ایسا حادثہ اسے پیش آجائے گا کہ جس کی وجہ سے وہ ایمان سے محروم ہو جائے گا۔ اور اس طرح وہ بے ایمان ہو کر مرے گا۔"

(الفضل ۲۸ ستمبر ۱۹۲۳ء)

اخبار احمدیہ

... ربوہ یکم احسان / جون۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آجکل اسلام آباد میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی صحت کے بارے میں آج صبح جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے حضور انور کو صحت و سلامتی اور خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائیدات سے نوازتا رہے۔ آمین

... حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بدستور ناساز ہے۔ دائمی درد اور اس کی وجہ سے چہرے کی سوجن قائم ہے۔ احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ عطا کرے۔ آمین

... مکرم محمد اشرف ناصر صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ حیدرآباد کی عام صحت اب پہلے سے بہتر ہے۔ بلڈ پریشر کی دوائیں استعمال کر رہے ہیں۔ ابھی کمزوری باقی ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ مربی صاحب موصوف کی صحت کامل و عاجل کے لئے درد دل سے دعا کریں۔

(عباد اللہ گیانی منیجر الفضل)

اجتماع خدام الاحمدیہ ۱۹۸۱ء

امسال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر کو منعقد ہوگا۔ قائدین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ سو فیصد مجالس کی نمائندگی کے ساتھ زیادہ سے زیادہ خدام کو شامل کریں۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب

کے لئے

دعا کی درخواست

جیسا کہ احباب کو اس سے قبل اطلاع دی جا چکی ہے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر مشرقی ممالک کے دورے پر تشریف لے گئے ہیں۔ جماعتوں کی طرف سے آمدہ بعض خطوط سے پتہ چلا ہے کہ محترم میاں صاحب موصوف کی صحت کمزور ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم میاں صاحب کو مکمل صحت عطا فرمائے اور ہر طرح اور ہر مقام پر آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ اور اس دورے کو ہر طرح کامیاب فرمائے۔ آمین

(قائمقام وکیل التبشیر)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ ابتدائے آفرینش میں بھی تعریف کا مستحق تھا اور آخرت میں بھی وہ تعریف کا مستحق ہوگا

کائنات میں خدا ہی کا حکم جاری ہے اس کی اطاعت کروگے تو اپنے مقصدِ حیات کو پالوگے اور اگر اس کے حکم کو توڑوگے تو ناکام رہوگے

حاکمیت اعلیٰ خدا تعالیٰ کی ہے اس لئے توکل بھی اسی پر ہونا چاہئے اس کے علاوہ کسی اور پر توکل حقیقتِ توکل کے خلاف ہے

خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ آخری زمانہ میں اسلام اپنے عروج کو پہنچے گا اور نوعِ انسانی کو اپنے حسن و احسان اور نور کے احاطہ میں لے لیگا۔

از سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ یکم ہجرت ۱۳۶۰ ہش مطابق یکم مئی ۱۹۸۱ء بمقام مسجد احمدیہ اسلام آباد

مرتبہ:۔ مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم۔ اے انچارج شعبہ زود نویسی

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

ایک بڑے ہی اہم اور ایک لمبے مضمون کی تمہید آج کل میں بیان کر رہا ہوں

آج بھی تمہید ہی کے متعلق چند باتیں میں کہوں گا۔ انشاء اللہ اگلا جمعہ ارادہ ہے ربوہ میں پڑھاؤں۔ اس کے بعد چند دنوں کے بعد پھر واپس یہاں آنے کا ارادہ ہے۔ واللہ اعلم جو اللہ چاہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝ وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ ۔ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

(آیت ۷۰۔ ۷۱)

یہ سورۂ قصص کی دو آیات ہیں۔ پہلی آیت کا تعلق اس مخلوق سے ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آزادی دی ایک خاص دائرہ کے اندر اور روحانی طور پر

ترقیات کی بڑی راہیں

اس پر کھولیں اور اس کے لئے یہ ممکن بنا دیا کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی ہدایت پر عمل کرے تو وہ اس کی رضا کی جنتوں کو حاصل کر سکتا اور ابدی رضا اور رحمت کے سایہ میں اُخروی زندگی کو گزار سکتا ہے۔

چونکہ آزادی ہے اس لئے تین چیزیں انسانی زندگی میں ابھریں ایک ایمان حقیقی۔ ایک انکار واضح۔ اور ایک نفاق کہ اندر سے کچھ اور باہر سے کچھ۔ تو ظاہر کو بھی اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور جو چیز انسان، انسان سے چھپاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے وہ چیز چھپ نہیں سکتی وہ اُسے بھی جانتا ہے۔

وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ

اور تیرا رب اس کو بھی جانتا ہے جس کو وہ سینہ میں چھپاتے ہیں، ظاہر نہیں کرتے اور اسے بھی جسے وہ ظاہر کرتے ہیں۔

اگرچہ یہاں ذکر اس مخلوق کا ہے جو انکار بھی کر سکتی ہے، خدا تعالیٰ کے احکام سے فرار بھی کر سکتی ہے، بغاوت بھی کر سکتی ہے، مانتی بھی ہے، قربانیاں بھی دیتی ہے، انتہائی بلندیوں تک بھی پہنچتی ہے لیکن اس کے بعد ایک بنیادی حقیقت کائنات کا ذکر کیا اور وہ یہ کہ

وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

حقیقتِ کائنات، وحدانیتِ باری تعالیٰ ہے لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ اور اللہ ہی کے لئے سب تعریفیں ہیں۔ اللہ کے سوا حقیقی تعریف کا کوئی بھی مستحق نہیں۔ اُسی ہی مستحق ہے۔

جتنا مستحق ہمارا خدا کسی کو یا ہمیں بنا دے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کی ذات ایسی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ابتدائے آفرینش میں بھی وہ تعریف کا مستحق تھا۔ اور آخرت میں بھی وہ تعریف کا مستحق ہوگا سب بادشاہت اسی کے قبضہ میں ہے اور تم سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہوگا۔

لَهُ الْحَمْدُ تمام محامد کاملہ کا وہ لائق اور مستحق ہے۔ یہاں ذکر تو نہیں لیکن ظاہر ہے کہ جس ہستی میں تمام محامد کاملہ پائے جائیں اس میں کوئی نقص اور کمزوری نہیں پائی جائیگی۔ انسانی عقل بھی اسی نتیجہ پر پہنچتی ہے لیکن اس کے مثبت پہلو کو یعنی اللہ تعالیٰ کی جو صفاتی بنیادی ایک حقیقت ہے اسے پہلے بیان کیا لَهُ الْحَمْدُ وہ تمام محامد کاملہ کا مالک ہے اور اس مقام سے کہ اللہ تعالیٰ سب تعریفوں کا مستحق ہے اپنی ذات میں اس کی صفات کے جلوے ظاہر ہوئے اور کائنات پیدا ہوئی اور کائنات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں وَلَہُ الْحُکْمُ صرف اُسی کا حکم اس کائنات میں جاری ہے۔

جیسا کہ مَیں نے شروع میں اشارہ کیا۔ کائنات کے دو حصے ہیں۔ ایک وہ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ۔ جو خدا کا حکم ہے، وہ کرتے ہیں چاند کو خدا کے جو احکام ملے، چاند نے وہ کام کرنے شروع کر دیئے۔ جو سورج کو ملے وہ سورج نے کام کرنے شروع کر دیئے اور ایک وہ

چھوٹی سی مخلوق

ہے جس کے لئے ایک لحاظ سے یہ کائنات پیدا کی گئی جس کو آزادی دی اور اس کو یہ اختیار دیا کہ اپنی مرضی سے اپنے رب کی رضا کے حصول کے لئے تکلیف برداشت کر اور قربانیاں دے اور عشق کی آگ اپنے سینے میں جلا اور خدا تعالیٰ سے انتہائی محبت اور پیار کر اور خود اپنی رضا سے اس کے حکم کی پیروی کر۔ لیکن حقیقت یہی ہے وَلَہُ الْحُکْمُ۔ انسانی زندگی میں بھی یہی حقیقت ہے۔ وَلَہُ الْحُکْمُ یعنی باوجود اس کے کہ انسان کو یہ آزادی حاصل ہے کہ چاہے تو خدا تعالیٰ کے حکم کا انکار کر دے مثلاً خدا تعالیٰ نے یہ حکم دیا کہ چار سے زیادہ شادیاں نہیں کرنی۔ لیکن افریقہ کی تاریخ کا مَیں نے مطالعہ کیا بہت سے مسلمان قبائل ایسے تھے جنہوں نے پانچ پانچ، سات سات آٹھ آٹھ شادیاں کر لیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ خدا کا حکم نہیں جاری ہوا۔ کیونکہ حکم خدا کا یہ ہے کہ میری بات مانو گے تو وہ یہ نکلے گا جو امن پیدا کرنے والا، جو خوشحالی پیدا کرنے والا جو

کامیابی اور فلاح پیدا کرنے والا

ہے۔ یہ حکم ہے۔ جو حکم توڑے گا حکم خدا کا چلے گا، یہ نہیں کہ حکم توڑ کے انسان اپنے مقصدِ حیات میں کامیاب ہو جائے۔ جس غرض کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے اس میں وہ کامیاب صرف اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے حکم کو مانے۔ اگر وہ حکم کو توڑتا ہے اور دنیا سمجھتی ہے اس نے حکم کو توڑا لیکن حکم خدا ہی کا چلا۔ کیونکہ خدا کا حکم اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ اگر میرے حکم کو توڑو گے تو ناکام رہو گے اس دنیا میں بھی اور اخروی زندگی میں بھی۔ اور وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ مرنے کے بعد اس کی طرف لوٹ کے جانا ہے۔ اس زندگی میں بھی آخری فیصلے اُسی نے کرنے ہیں۔ فرعون نے بھی تو دعویٰ کیا تھا اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی، کس خدا کے پیچھے تم دوڑے پھرتے ہو، مَیں ہوں تمہارا سب سے بلند رب، لیکن وہ جو اپنے دعویٰ کے لحاظ سے اعلیٰ رب تھا اس کی بلندی تو سمندر کی لہروں سے بھی اوپر نہیں نکلی اور وہاں وہ غرق ہو گیا۔

خلاصہ اس آیت کے مضمون کا یہ ہے کہ علم کامل اللہ کو ہے۔ کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔ تمام محامدِ کاملہ اس کے ہیں۔ اس واسطے اس کے ہر حکم کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی حمد ثابت ہوتی ہے، اس کی تعریف نکلتی ہے اُس سے۔ کوئی خدائی حکم ایسا نہیں جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی تعریف نہ نکلے۔ جو حکم توڑتا ہے اس کا یہ نتیجہ بھی یہی ثابت کرتا ہے نا کہ خدا تعالیٰ سب محامدِ کاملہ کا مستحق ہے

احکام اس کے حکم کے مطابق جاری ہوتے ہیں وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ اور جزا و سزا اس کے ہاتھ میں ہے ٹھیک ہے انسان کو آزادی دی حکم توڑ دو۔ لیکن ساتھ یہ کہہ دیا کہ یہ تمہیں ہم بتا دیتے ہیں کہ حکم توڑو گے تو جس غرض کے لئے پیدا کیا گیا ہے اس کے حصول میں تم کامیاب نہیں ہو گے۔ اگر حکم توڑو گے تو اس زندگی میں وہ حسین معاشرہ قائم نہیں کر سکو گے جو مذہب اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔ ایک (مَیں نے بتایا ہے مَیں تمہید کے *sense* صرف بتا رہا ہوں) یہ اپنے ذہن میں رکھیں۔

سورۃ تغابن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہاں ایک اور چیز مَیں واضح کر دوں کہ پہلی آیت میں جو ابھی مَیں نے پڑھی، یہ ہے کہ محامدِ کاملہ خدا کے ہیں اور یہ ہستی ہے جو ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، لَہُ الْحَمْدُ کہ سب تعریفیں اسی کی ہیں محامدِ کاملہ کا وہ مستحق ہے اس منبع اور سرچشمہ سے اس کے سارے احکام جاری ہوتے ہیں اور دوسری آیت میں یہ ہے کہ بادشاہت اسی کی ہے اور اس کے سارے احکام جو بطور حاکمِ اعلیٰ اس نے جاری کئے ہیں اس کے نتیجہ میں حمد پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہاں سورۃ تغابن میں فرماتا ہے

یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ

کائنات کی ہر شئے کا مطالعہ کر کے دیکھو نتیجہ یہ نکلے گا کہ خدا تعالیٰ کی ان صفات کے جلوے جن کے نتیجہ میں یہ کائنات پیدا ہوئی اور کائنات کا ہر جزو اور اکائی پیدا ہوئی وہ ہر قسم کے نقص سے پاک اور منزّہ ہے اس لئے جس

عظیم ہستی کی صفات

کے یہ جلوے ہیں وہ بھی ہر قسم کے نقص اور کمزوری سے منزہ ہیں اور پاک ہیں۔

یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ

لَہُ الْمُلْکُ۔ بادشاہت خدا کی ہے۔ وَلَہُ الْحَمْدُ۔ اور اس بادشاہت کے معنے ہیں حکم جاری کرنا۔ شاہِ وقت کا کام ہی ہے بطور بادشاہ اپنی رعایا میں احکام جاری کرنا اور اس سلسلہ میں ساری کائنات اللہ تعالیٰ کی رعایا ہے۔ اس میں اُس کے حکم جاری ہوتے ہیں (ذرا تفصیل آپ کو بتا دوں) اس بادشاہ کا حکم ہر آن اربوں ذرّے شاید، بے شمار دفعہ جاری ہوتا ہے۔ قرآن کریم نے کہا ہمارے علم کے بغیر اور ہمارے حکم کے بغیر درخت کا پتہ نہیں گرتا۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ ہمارے حکم کے بغیر سمندروں کا پانی بخارات کی شکل اختیار نہیں کرتا۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ ہمارے حکم کے بغیر یہ ہوائیں کسی ایک جہت کی طرف حرکت نہیں کرتے۔ ہواؤں کو جب تک حکم نہ ہو وہ ادھر نہیں جاتیں۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ یہ بخارات ہمارے حکم سے ایسے بنتے ہیں کہ اس میں سے بارش کے قطروں کا گرنا ممکن ہو جائے۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ ہر تبدیلی اس کائنات میں، کائنات کی ہر جزو میں، گندم میں گندم کے ہر دانہ میں اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک

اللہ تعالیٰ کا حکم

نازل نہ ہو۔ یہاں بہت سے زمیندار بھی بیٹھے ہوں گے۔ گندم کے دانے جا کے پھینک دیتے ہیں زمین میں یا ڈرل کر دیتے ہیں یا چھٹا کر کے اوپر ہل چلا دیتے ہیں۔ آپ کا جو عمل ہے۔ اس کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک نتیجہ نکلنا چاہیئے نا۔ مگر ایک سا نتیجہ نہیں نکلتا بعض دانے ہیں وہ جرمینیٹ (GERMINATE) ہی نہیں کرتے۔ آپ کا تو کوئی اختیار نہیں اس میں۔ نہ آپ نے حکم دیا کسی دانے کو کہ تو GERMINATE کر یعنی روئیدگی نکل آئے اور نہ کسی کو حکم دیا کہ نہ نکل۔ پھر روئیدگی جن کی نکلی، ان میں سے بعض مرجاتے ہیں۔ میں آپ زمیندار ہوں۔ میں نے گندم بوئی ہے۔ کھڑے ہو کے اس کا مشاہدہ کیا ہے الٰہی آیات کو سمجھنے کیلئے، اس کی جو صفات جلوہ گر ہوتی ہیں ہر چیز کے اوپر۔ پس میرا عینی مشاہدہ ہے جو میں بیان کر رہا ہوں۔ بعض ایسے دانے ہیں جو بہت طاقتور نظر آتے ہیں اُگنے کے وقت، خیال ہوتا ہے اچھا پودا بنے گا۔

مگر چند دنوں کے بعد وہ مرجاتے ہیں۔ بعض ایسے دانے ہیں جو بڑے ضعف کی حالت میں زمین سے باہر سر نکالتے ہیں اور آخر میں وہ پھل دیتے ہیں سنبلیں ان میں نکلتی ہیں اور دانوں سے بھری ہوئی ہوتی ہیں۔ بعض دانے ایسے ہیں جو نکلتے ہیں لیکن آپ کے لئے نہیں نکلتے۔ وہاں فاختہ آتی ہے کھا جاتی ہے کسی نے محاورہ بنایا تھا کہ ہر دانے پر نام لکھا ہوتا ہے کہ یہ کس کا رزق ہے لکھا ہوتا ہے یا نہیں لیکن

خدا کی تقدیر میں

ضرور لکھا ہوا ہے۔ گندم کے دانوں کو کھانے والے بعض ایسے ہیں جو صرف روئیدگی جو نکلی ہے اس کو کھا لیتے ہیں۔ اور جو دانہ باقی رہ جاتا ہے اس کو وہیں پھینک دیتے ہیں۔ پھر کیڑے آتے ہیں ان کو کھاتے ہیں پھر آگے DIVISION OF FOOD جو تقسیم ہے کھانے کی شروع ہو جاتی ہے۔

تو لَهُ الْمُلْكُ۔ بادشاہت حقیقتاً اسی کی ہے اور شہنشاہ ہونے کی حیثیت میں ہر آن بے شمار احکام اس کے نازل ہو رہے ہیں اور سارے کے سارے احکام ایسے ہیں۔ وَلَهُ الْحَمْدُ۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ محامدِ کاملہ کا وہ مستحق ہے۔ کوئی ایک صفتِ باری ایسی جلوہ گر نہیں ہوتی اس کائنات میں جس سے یہ نتیجہ نکلے کہ نعوذ باللہ خدا تعالیٰ میں کوئی ضعف ہے۔ حکم اسی کا چلے گا وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ ہر چیز پر وہ قادر ہے۔ انسان کے علاوہ جو کائنات ہے اس میں وہ جو چاہتا ہے ہو جاتا ہے اس معنی میں کہ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ۔ ایسی چیزیں بھی ہمارے علم میں آئیں کہ کئی ہزار سال کی تدریجی تبدیلیوں کے بعد وہ چیز بن گئی مثلاً ہیرا ہے۔ ہیرا ژالہ باری کے ژالہ کی طرح آسمان سے تو نہیں گرا۔ اُسی زمین کے ذرّوں میں جن میں سے بعض گندم کے پودے کی شکل اختیار کر گئے۔ ہزارہا سال تبدیلیاں آئیں

خدا تعالیٰ کے جلوے

ان پر ظاہر ہوتے رہے، تدریج کا حکم جاری ہے اور وہ ہیرا بن گیا۔ ست سلاجیت۔ ست سلاجیت جو ہے اس پر ہمارے حکماء، اطباء نے تحقیق نہیں کی تھی۔ اب ریسرچ ہوئی ہے۔ یہ ایک سبز رنگ کا پودا بڑا باریک پہاڑوں کے پتھروں پر ہوتا ہے اسے لیچن کہتے ہیں انگریزی میں۔ اس میں سے پانی کی طرح کوئی چیز گرتی ہے۔ اگر یہ ایسے پتھر کے اوپر ہو جس میں تریڑ آئی ہوئی ہو تو اس کے اندر گرتا رہتا ہے وہ پانی۔ اور سینکڑوں سال کے بعد وہ ست سلاجیت بن جاتی ہے اور اس میں بڑی طاقت ہے اور خدا تعالیٰ کی صفات نے اس کو مفیدِ صحت بنایا ہے۔ اب نئی ریسرچ جو کہتے ہیں زیادہ تر رشیانے کی ہے۔ وہ یہ ہے کہ ست سلاجیت دستِ قدرتِ باری کی نکلی ہوئی وہ اینٹی بائیوٹک ہے جس میں سارے فائدے ہیں اور ضرر کوئی نہیں ہے اور نمبر ۲ جرم کُش دوائی ہے۔ شہد کی مکھی نے جو اینٹی بائیوٹک PROPOLIS بنائی ہے اس کے بعد کہتے ہیں یہ نمبر ۲ ہے۔

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ جہاں تک انسانوں کا تعلق تھا قرآن کریم میں اعلان کیا گیا کہ تم مجھے میرے منصوبوں میں ناکام نہیں کر سکتے مَا اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ۔ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کا ہی ہے وہ جلوہ۔ پہلے کائنات کا ذکر ہے فرمایا

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ

پھر انسان جس کی خاطر یہ سب کچھ ہوا اس کو مخاطب کر کے کہا

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ

خدا تعالیٰ نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے کسی مقصد کے لئے تمہیں پیدا کیا ہے جس مقصد کے لئے تمہیں پیدا کیا ہے اس مقصد کے حصول کے لئے جتنی، جس قسم کی قوتیں اور استعدادیں تمہیں چاہئیں تھیں وہ اس نے تمہیں عطا کر دیں۔ ان قوتوں کی نشوونما کیلئے جو چیز بھی چاہیئے تھی وہ تمہارے لئے میسر کر دی۔ اور تمہیں یہ طاقت دی کہ اپنی قوتوں کو استعمال کرو۔ اور لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى تمہیں کہا۔ طاقتوں کا صحیح استعمال اور کامل استعمال تمہاری قوتوں اور استعدادوں کی کامل نشوونما کے لئے ضروری ہے اور کہا یہ کہ یہ سب کچھ جو ہے، یہ حرکت، انسانی زندگی کی یہ خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والی ہے، مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ بندہ بننے کے لئے۔ اس غرض کے لئے پیدا کیا ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی صفات اپنے اخلاق کے اندر پیدا کرے تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ۔ لیکن فَمِنْكُمْ كَافِرٌ، تمہیں آزادی تھی تم میں سے منکر بن گئے۔ میرے ذہن میں تو یہ آیا کہ

گناہ کی حقیقی تعریف

یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی قوت کا غلط استعمال کرنا یا استعمال نہ کرنا، گناہ ہے۔ اگر ساری قوتیں اور استعدادیں اللہ تعالیٰ نے ایک انسان کو تخلّق باخلاق اللہ کے لئے دیں تو ہر غفلت جو ہے وہ تخلّق باخلاق اللہ میں غفلت پیدا کرتی ہے وہ گناہ ہے۔ وَمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ۔ ایک طرف کافر ہیں تو دوسری طرف انتہائی قربانی دینے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

والے، ایثار پیشہ، جاں نثار مومن بھی پائے جاتے ہیں لیکن یہ فیصلہ کرنا کہ حقیقی اخلاص کس سینہ اور کس دل میں ہے یہ انسان کا کام نہیں۔ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ - جو تمہارے اعمال اور ان اعمال کے پیچھے جو نیتیں ہیں جن نیتوں کے ساتھ تم اعمال کرتے ہو اسے صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے - بسا اوقات انسان خود بھی اپنے نفس کو دھوکا دیتا ہے لیکن کوئی انسان کسی حالت میں بھی اپنے خدا کو دھوکا نہیں دے سکتا وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ۔

وَلَہُ الْحَمْدُ دونوں آیات میں آیا ہے - ایک میں پہلے ایک میں بعد - بڑا فرق ہے لَہُ الْحَمْدُ کے فقرہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام نے اس کے متعلق مثلاً یہ کہا کہ تمام اقسام حمد سے کیا باعتبار ظاہر کے، اور کیا باعتبار باطن کے، اور کیا باعتبار ذاتی کمالات کے، فرمایا محامد کاملہ کا جو مستحق ہے وہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے کیا باعتبار ذاتی کمالات کے اور کیا باعتبار قدرتی عجائبات کے نیز (مجھے خیال آیا) کیا باعتبار جزا کے - (یہ نہیں کہ فیصلہ کرتے ہوئے مجبور انسانوں کی طرح غلط فیصلہ کر دے) اور کیا باعتبار سزا کے۔ وہ خالق اور مالک ہے نا - لَہُ الْمُلْکُ اور حاکم ہے - لَہُ الْحُکْمُ اس واسطے اس کی صفت یہ ہے : فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ جس کو چاہے بخش دے، جس کو چاہے دوزخ میں ڈال دے - کسی انسان کا یہ کام ہی نہیں کہ جہنم کیلئے وارنٹ جاری کر دے - یا جنت کے لئے سرٹیفکیٹ ISSUE کرنا شروع کر دے فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ - یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے جو خدا کے کام ہیں وہ خدا کے لئے چھوڑ دو - جو ہم عاجزوں کے کام ہیں ہمیں چاہیئے کہ ہم

اپنی فکر کریں

عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے - اور اس چیز میں کوئی دوسرا اس کا شریک نہیں ہے - قرآن کریم نے یہ کہا ہے

فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ

کوئی دوسرا اس میں شریک نہیں ہے - اسی طرح لَہُ الْحَمْدُ اس کا ایک پہلو یہ ہے کہ اپنی ذات و صفات میں کامل تعریف کا مستحق - ایک یہ ہے کہ انسان بھی مجبور ہو جائے اس معرفت کے حصول پر کہ خدا تعالیٰ تمام تعریف کا مستحق ہے اس لئے کہ ایک حسنِ کامل ہے اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور ایک احسانِ کامل ہے اور یہ دونوں خوبیاں اللہ تعالیٰ کی ذات میں ہیں - احسان کا تعلق تو اسی مخلوق سے ہو سکتا تھا جسے آزادی دی گئی تھی - کیونکہ اس کی فطرت اسے سمجھ سکتی ہے

تیسری بات ان حقائق کی روشنی میں بندہ یہ سمجھے اور اس پر ایمان لائے اور اس کے مطابق اپنی زندگی ڈھالنے پر مجبور ہوتا ہے کہ کیونکہ اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ اس لئے عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ جب حاکمیت اعلیٰ صرف اللہ تعالیٰ کی ہے اس لئے

توکّل صرف خدا پر ہونا چاہیئے

اور میں توکّل صرف خدا پر کرتا ہوں نہ کسی اَور پر، نہ کسی حکومت پر توکّل نہ ان سے کوئی لالچ، نہ کوئی خوشامد - ہر ایک کو اس کا حق دو، لیکن توکّل صرف، بھروسہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر کرو - وَعَلَیْہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُتَوَکِّلُوْنَ - جو توکّل کی حقیقت کو اور اسکی روح کو سمجھنے والے ہیں وہ تو اللہ تعالیٰ پر ہی توکّل کیا کرتے ہیں

سورہ رعد میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا (نمبر چار میں نے بتایا ہے میں تمہید کے POINTS بتا رہا ہوں)

اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا

اور کیا انہوں نے دیکھا نہیں ہم ملک کو اسکی تمام اطراف سے کم کرتے چلے آرہے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مبعوث ہوئے اور قرآنِ عظیم ایک کامل کتاب کی شکل میں آپؐ نے انسان کے ہاتھ میں دی اور وفات کے وقت بھی آپؐ نے فرمایا کہ میں تمہارے پیچھے یہ کتاب چھوڑ کے جا رہا ہوں، اگر تم اسے مضبوطی سے پکڑے رہو گے، کامیاب ہو گے اسے چھوڑ کر ادھر ادھر جانے کی ضرورت نہیں **قرآن - قرآن - قرآن** - اس وقت اللہ تعالیٰ کا یہ حکم جاری ہوا کہ آہستہ آہستہ بتدریج اسلام غالب ہوتا چلا جائے گا - وقتی طور پر اور بعض مخصوص خطہ ہائے ارض میں جو کمزوری بھی پیدا ہوئی ہے اس کے باوجود اگر آپ غور کریں تو آپ کو بتدریج ترقی، ارتقاء نظر آئے گا۔ حضرت نے فرمایا ہے کہ جو فیج اعوج کا زمانہ تھا اور اسلام کا انتہائی تنزل کا زمانہ جسے ہم کہتے ہیں اس میں بھی

لاکھوں بزرگ اولیاء

اسلام کے اندر پیدا ہو رہے تھے - تو ظاہر ہے کہ جس وقت لاکھوں مسلمان بھی نہیں تھے اس وقت لاکھوں اولیاء کا سوال تو پیدا نہیں ہوتا تھا - پھیلاؤ ہو رہا ہے - اس پھیلاؤ میں (جس طرح MAGNIFYING GLASS سے آپ چیز دیکھتے ہیں) بعض نقائص جو تھے وہ زیادہ نمایاں ہو کر سامنے آئے۔ اس میں کوئی شک نہیں - نہ ہمارے لئے شرم کی بات ہے اور نہ ہمیں کوئی حجاب ہے کہ ہم اس بات کو تسلیم کریں - ٹھیک ہے لیکن جو خوبیاں تھیں، وہ بھی اسی طرح وسعت کے ساتھ ہمارے سامنے آگئیں اور ان کا پلہ بھاری ہے - افریقہ کو لے لو ایک مثال - وہاں کی بدعات سے متاثر ہو کر ایک خطۂ افریقہ میں مسلمانوں نے "دریا" کی پرستش شروع کر دی جس طرح نیل کی پرستش کی گئی - اس وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت عثمان فودی رحمۃ اللہ علیہ کو پیدا کر دیا اور حضرت عثمان فودی رحمۃ اللہ علیہ نے (یا ان کے بھائی یا بیٹے نے) لکھا ہے کہ اولیائے خطۂ افریقہ (جس کے ساتھ ان کا تعلق تھا) کو اللہ تعالیٰ نے رؤیا کے ذریعہ یہ خبر دی کہ اس علاقہ میں ایک مجدد پیدا ہوگا - اور بڑی نصرت خدا کی ملی ان کو قرآن کریم نے وعدہ دیا تھا اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ غیروں کی اور اپنوں کی تلواریں میانوں سے باہر نکل آئیں مٹھی بھر چند آدمی تھے اس وقت ان کے ساتھ - بعض جگہ ان کو تکلیفیں بھی اٹھانی پڑیں - جانیں بھی دینی پڑیں - وقتی طور پر شکست بھی کھانی پڑی پیچھے بھی ہٹنا پڑا (یہی پوری تصویر ہے اسلام کی) لیکن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آخری فتح ان کی ہوئی - اور پھر انہوں نے تمام

بدعات کو اپنے علاقے سے مٹا دیا

اپنے اس مقصدِ بعثت کے حصول میں کامیاب ہوئے اور خالص اسلام کو انہوں نے قائم کیا - لیکن پھر بدعات آگئیں - پھر اور آگئیں - نئی نسل اپنے عظیم ورثہ کو بھول گئی - یہ کشمکش، یہ جدوجہد، یہ مجاہدہ اسلامی زندگی میں، یہ تو ہے لیکن بتدریج کمزوری کا پہلو، یہ نہیں ہے - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اسلام بتدریج ارتقائی مدارج طے کرتا رہا - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں یہ واقعہ بھی ہوا کہ ایک منافق نے (لعنۃ اللہ علیہ) کہا کہ مدینہ جا کے جو سب سے زیادہ عزیز ہے یعنی وہ خود ملعون منافق، وہ نعوذ باللہ اس شخص کو جو سب سے زیادہ ذلیل ہے نکال دیگا۔ اس قسم کے لوگ وہاں بھی پیدا ہوئے - اس کا یہ مطلب تو نہیں تھا کہ اسلام یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ناکام ہوئے ہرگز نہیں اس کا مطلب یہ تھا کہ یہ باتیں تو ہونگی لیکن اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا - لیکن تدریجی ترقی اس عظیم دینِ اسلام کو ملتی چلی جائے گی - تیرہ سو سال تک جیسا کہ بتایا جاتا رہا اب اس زمانہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ کیا تھا:- اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا - یہ اپنے عروج کو پہنچے گا اور نوعِ انسانی اتنی

بھاری اکثریت کے ساتھ

کہ جو باقی رہ جائیں گے وہ کسی شمار میں نہیں ہوں گے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کر دیئے جائیں گے - اسی آیت کے آگے آتا ہے - وَاللّٰہُ یَحْکُمُ - حکم خدا کا جاری ہوتا ہے - کوئی اس کو بدل نہیں سکتا لَا مُعَقِّبَ لِحُکْمِہٖ - ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو کہیں گے ہم خدا کے فیصلوں کو بدلنا چاہتے ہیں - اپنی شریعت بعض لوگ چلانی شروع کر دیتے ہیں - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کوئی اس کے فیصلہ کو تبدیل کرنے والا نہیں ہے لَا مُعَقِّبَ لِحُکْمِہٖ، اس کے معنی لغت نے یہ کئے ہیں کہ عقب الحاکم علیٰ حکم سلفہ کہ جو پہلا حاکم ہے اس کے فیصلہ کو وہ تبدیل کرتا ہے اور اس کے اوپر تنقید کرتا ہے اور اس کی غلطیاں نکالنے کی کوشش کرتا ہے - تو لَا مُعَقِّبَ لِحُکْمِہٖ جو خدا کا فیصلہ ہے وہ جاری ہوگا، جاری رہے گا اور دنیا کا کوئی حاکم جو ہے وہ خدا کے فیصلہ میں غلطیاں نہیں نکال سکے گا - جو خدا کا حکم ہے اس کے مطابق مسلمان کو زندگی گذارنی پڑیگی - جو گذارے گا وہی کامیاب ہوگا - جو نہیں گذارے گا ... خدا جانے ہمیں تو نہیں ہے شوق کہ

خدا تعالیٰ کی گرفت کے اندر آئے کوئی۔

ہم تو دعائیں کرتے ہیں فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ - آپ بھی اسے سامنے رکھا کریں - بعض احمدی بھی غصے میں آکر کہتے ہیں تو نے جہنم میں جانا ہے - کون ہوتے ہو تم کسی کو جہنم میں بھیجنے والے - ایک عیسائی کے متعلق بھی نہیں ہم کہہ سکتے - اگر فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ہے تو ایک مشرک کے متعلق بھی تم نہیں کہہ سکتے تو جو خدا کا حکم ہے وہ اپنی زندگیوں میں جاری کرو

لَا مُعَقِّبَ لِحُکْمِہٖ اور وَھُوَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ

آج پھر اس پر میں غور کر رہا تھا تو

"وَھُوَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ"

کی یہ تفسیر سامنے آئی کہ چودہ سو سال سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منصوبہ کو ناکام کرنے کے لئے کروڑوں منصوبے بنائے گئے اور سَرِیْعُ الْحِسَابِ کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ ساتھ ساتھ ان کو ناکام کرتا چلا گیا -

بڑی جلد اُن کو پکڑا گیا - ان پر گرفت ہوئی - کسریٰ نے ایک منصوبہ بنایا - جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو (تاریخ نے اسے محفوظ رکھا ہے اور یاد رکھنے کی بات ہے) اُس وقت کسریٰ کی ایران میں جو حکومت تھی وہ بڑی طاقتور تھی - دنیا کی دو بڑی طاقتور حکومتوں میں سے ایک تھی - دوسری قیصر کی حکومت تھی جس طرح کسی زمانہ میں سمجھا جاتا تھا

امریکہ اور روس دو بڑی طاقتیں ہیں۔

اب حالات بہت بدل گئے ہیں - لیکن ایک وقت میں یہی بڑی دو سمجھی جاتی تھیں - کسریٰ نے اپنے درباریوں کو اکٹھا کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے معاً بعد اور ان کو کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا وصال ہو گیا اور مسلمان اس وقت ابتری اور انتشار کی حالت میں ہیں - یہ وقت ہے کہ اگر ایک کاری ضرب لگائی جائے تو اسلام کو کلیۃً صفحۂ ارض سے مٹایا جا سکتا ہے - اور کوئی طاقت اس کاری ضرب کے مقابلہ میں ان کی حفاظت کرنیوالی نہیں (اور خدا تعالیٰ نے اس کے منہ سے ایک عجیب فقرہ نکلوایا) سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ ان کو بچالے - اُس نے کہا مشورہ دو میں کیا کروں کاری ضرب لگانا چاہتا ہوں - انہوں نے کہا ہماری سرحدوں پر جو عرب قبائل تھے، کچھ بت پرست تھے، کچھ عیسائیت کو قبول کر چکے تھے، آپ کے بڑے احسان رہے اسلام کے آنے سے پہلے اُن قبائل پر - ہمارے وہ غلاموں کی طرح تھے - دربار میں آتے تھے - گھٹنے ٹیکتے تھے آپ کے سامنے - اُن سرداروں کو بلائیں اور ان سے کام لیں کیونکہ وہ حدیث العہد ہیں - ان کے اسلام پر لمبا عرصہ نہیں گزرا - نئے نئے مسلمان ہوئے ہیں اُن کی تربیت کوئی نہیں ہے - وہ قابو آجائیں گے آپ کے - اُس نے کہا

بڑا صحیح مشورہ

ہے - اس نے پیغام بھیجے - چھ اور سات سو کے درمیان عرب سردار اس کے دربار میں اکٹھے ہوئے - پس ان کا اندازہ صحیح تھا اور ان سے اس نے مشورہ کیا - اُن کو روپے دیئے، ان کو ہتھیار دیئے اور کہا اس طرح جا کے ارتداد کر دو - اور اس قدر عظیم یہ فتنہ تھا اسلام کے خلاف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے معاً بعد کہ بات اس کی سچی تھی کہ دنیا کی کوئی طاقت اُس وقت اسلام کو نہیں بچا سکتی تھی سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ اسلام کی حفاظت کرتا - اتنے بڑے فتنہ کو مٹانے کے لئے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ صرف اٹھارہ ہزار کی فوج تیار کر سکے - اور ہر معرکہ نئی فوج کے ساتھ، ستر اسی ہزار کی نئی فوج کے ساتھ ہوا - خیر وہ لمبی تفصیل ہے - اور ناکام ہو گیا - اور جب وہ گتھم گتھا ہو رہے تھے مسلمانوں کے ساتھ تو قیصر نے یہ سمجھا دوسرا منصوبہ بنایا جائے کہ یہ تو ادھر پھنسے ہوئے ہیں پیچھے سے لگاؤ - آگے بڑھا لیکن اس کو معلوم ہو گیا پہلی دو تین جنگوں میں کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرے اندازے غلط نکلے۔ یہ اتنے کمزور نہیں کہ میں ان کو آسانی سے شکست دے سکوں۔ پھر اس نے اکٹھا کیا اور بار بار اپنے مشیروں کو اور کہا کہ میں ایک ایسی ضرب لگانا چاہتا ہوں کہ مدینہ میں بھی کوئی مسلمان نہ رہے۔ اس منصوبہ کے لئے تین لاکھ کی فوج تیار کی گئی۔ جو اس محاذ پر حملہ آور ہوئی۔ صرف

چالیس ہزار مسلمان

ان کے مقابلے میں آئے۔ جب صف آرائی ہوئی تو انہوں نے پچھتر پچھتر ہزار کے یونٹ بنا کے چار حصوں میں محاذ جنگ کو تقسیم کر کے مستقل کمانڈر کے ماتحت انہیں کر دیا۔ اور ہر پچھتر ہزار کے مقابل صرف دس ہزار مسلمان تھے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے کہا تھا کہ میں نے فیصلہ کر دیا ہے۔

نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا۔

یہ جیتیں گے۔ وَاللّٰہُ یَحْکُمُ۔ حکم خدا کا جاری اور کامیاب ہوتا ہے۔ لَا مُعَقِّبَ لِحُکْمِہٖ انجام کسریٰ کی فوجوں کی شکست۔ یرموک کے میدان میں ستر ہزار لاشیں چھوڑ کر قیصر کی تین لاکھ فوج کا بھاگ کھڑا ہونا ثابت کرتا ہے

لَا مُعَقِّبَ لِحُکْمِہٖ

خدا کے حکم کو کوئی تبدیل نہیں کر سکتا۔

اب آج کے زمانہ میں چودہ سو سال ہمارے بزرگ جو کہتے آئے کہ اس زمانہ میں جس کو آخری زمانہ کہا گیا ہے

یہ وعدہ

جو اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا۔

نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا

اپنے عروج کو پہنچے گا۔ اور پورا ہو گا۔ اور نوعِ انسانی کو اسلام کا حسن اور اسلام کا احسان اور اسلام کا نور اپنے احاطہ میں لے گا اور ایک خاندان کی طرح ان کو بنا دے گا۔

یہ پورا ہو گا

اس کے مقابلے میں آج کون شخص کھڑا ہو کے یہ کہے گا کہ خدا نے تو کہا تھا کہ

لَا مُعَقِّبَ لِحُکْمِہٖ

میں آج خدا کے فیصلے میں تبدیلی کرتا ہوں۔ کسی ماں نے ایسا بچہ نہیں جنا۔ خدا کا کہا ضرور پورا ہو گا۔

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

ہمدردانہ مشورہ اور قابلِ اعتماد اصولی علاج کیلئے

مطب ناصر دواخانہ گولبازار۔ ربوہ فون نمبر ۵۳۴

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

کراچی میں

معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں!

الرؤف جیولرز

۱۶ خورشید کلاتھ مارکیٹ، عیدی، شمالی ناظم آباد کراچی

فون نمبر: ۶۱۷۰۶۹

اکسیر رانی کھیت

۳-۴ مرغیوں کا علاج - فی شیشی ۲/۵۰ روپے

رانی کھیت روک

۷۵ مرغیوں کے لئے بطور حفظ ماتقدم فی شیشی - ۳/ روپے

مزید تفصیلات کیور ٹو پولٹری گائیڈ سے ملاحظہ فرمائیں

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان

لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس گولبازار۔ ربوہ۔ فون نمبر ۶۰۷/۶۰۶

آپ کو معلوم ہو کہ

ہمارے دواخانہ میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز کا نام اب مشہور دواخانہ رجسٹرڈ ہو چکا ہے

زیر نگرانی حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان رحمہ

گوجرانوالہ فون نمبر ۷۴۸۴۴

ربوہ فون نمبر ۶۳۸

خدمت کی راہوں پر رواں دواں

دیرینہ خادم

مشہور دواخانہ (سابق میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز)

چوک گھنٹہ گھر: گوجرانوالہ

کراچی ۹۲۹/C طارق روڈ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں۔ دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہونے کا فوری علاج کیا جاتا ہے

شریف ڈینٹل کلینک نزد مسجد اقصیٰ ربوہ
فون نمبر ۵۴۳
نظر اور دھوپ کی عینکوں کیلئے نصیر آپٹیکل سروس

کئی سال سے آپ کی بے لوث خدمت کرنیوالا
واحد ادارہ
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ

- سکنی و زرعی اراضی
- مکانات و پلاٹس وغیرہ کی خرید و فروخت

کے لئے آپ کی خدمت کا متمنی
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ
النور مارکیٹ ربوہ
فون نمبر ۵۳۵

مشہور کاجل: نظر اور آنکھوں کی خوبصورتی کے
مشہور دواخانہ گوجرانوالہ

شیراز شاپنگ سنٹر اقصیٰ روڈ ربوہ
اپنے قیمتی سامان کی حفاظت کیجئے۔ ہمارے ہاں سے نہایت مضبوط اعلیٰ کوالٹی کی آہنی الماریاں دائرہ کو نیز سٹیل فرنیچر بھی نہایت مناسب قیمت پر دستیاب ہے۔ (مینیجر)

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادے زیورات وغیرہ کے لئے
نیو پاک جیولرز ۱۱۱۔ فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور
فون ۴۱۰۹۷۴ اور ۴۱۸۶۴۶
رہائش: ۴۱۸۶۴۵
پروپرائٹر: میاں عظیم قادر اینڈ سنز

نظام کاجل: ۱۔ نظر اور آنکھوں کی خوبصورتی کیلئے
۲۔ نظام چونڈی: دست روکنے کے لئے
۳۔ نظام چورن: درد اور پیٹ کی خرابی کیلئے
۴۔ نظام منجن: دانتوں کی مضبوطی کیلئے
۵۔ نظام کریم: چہرے کی خوبصورتی کیلئے
دواخانہ حکیم نظام جان پوسٹ بکس نمبر ۲۲۲
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون نمبر ۷۳۹۹

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے
با اعتماد ادارہ
ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز
فون ۵۲۱
فون گھر ۴۲۱
ریلوے روڈ
بالمقابل ریلوے اسٹیشن
رحمت بازار ربوہ
کو
یاد رکھیں

کسٹم سے اپنا بیگیج (BAGGAGE) اور تجارتی سامان کلیئر (Clear) کروانے کے لئے ہم سے رجوع کریں
کانٹی نینٹل کارگو سروسز
۱۲۔ ڈی III فلور موئن داس بلڈنگ ایم اے جناح روڈ
کراچی ---------- فون نمبر: ۲۲۰۴۶۲

خوشخبری
ہر قسم کی خس چکیں اور پرانے کولر مرمت کروانے کے لئے تشریف لادیں۔ نیز نئے کولر بھی دستیاب ہیں
نیشنل الیکٹرک سروس
گولبازار۔ ربوہ

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد اور مرض اٹھرا کی شکار دکھی عورتوں کے لئے

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام ھو الشافی **دواخانہ حکیم نظام جان**

حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان پوسٹ بکس نمبر ۲۲۲ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون نمبر ۷۳۹۹
ربوہ کا پتہ:۔ مکان نمبر ۱۵/۳ نزد کنڈر گارٹن سکول دواخانہ حکیم نظام جان ربوہ) دوائی اور مشورہ کے لئے یہاں تشریف لادیں۔